AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

پیغمبرِ رحمتﷺ کا اہلِ کتاب سے برتاؤ

سلسلة منبر الحكمة

225

بتاریخ:20 نومبر 2020

بمطابق: ٠٤ ربیع الثانی ١٤٤٢ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

① ...... پیغمبر کائنات ﷺ کا اہلِ کتاب سے حسن معاملہ

② ...... پیغمبر اسلام ﷺ کی مذہبی رواداری اور اہلِ کتاب سے حسن سلوک

③ ...... رسول اللہ ﷺ کے اہلِ کتاب بادشاہوں کے نام خطوط

④ ...... غیر مسلم ذمیوں کے متعلق پیغمبر رحمت ﷺ کے فرامین عالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، وأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أَمَّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ [آل عمران:118]

﴿اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [الممتحنة:09]

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة:146]

تمہید

پیغمبر رحمت ﷺ کی امت دو طبقوں میں تقسیم ہے، ایک امتِ دعوت اور دوسری امت اِجابت۔

جو لوگ آپ کی تصدیق کر کے ایمان لائے وہ امت اجابت ہیں اور باقی دنیا بھر کے لوگ خواہ کسی علاقے اور کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہوں جناب نبی کریم ﷺ کی امتِ دعوت میں شامل ہیں۔

اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی کوہِ صفا پر سب سے پہلی دعوت یہ تھی: (یا ایھا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا) اے لوگو! کہہ دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ سب سے پہلی دعوت پوری دنیا کے لیے عام تھی، اگر چہ اس وقت آپ کے سامنے مکہ کے لوگ بیٹھے تھے۔لیکن آپ ﷺ نے اہل عرب کہہ کر، اہل مکہ کہہ کراوراے قریش! کہہ کر خطاب نہیں کیا بلکہ یـا ایھـا الناس کہہ کرخطاب کیا۔کیونکہ آپ ﷺ کی دعوت صرف انھی کے لیےنہیں بلکہ قیامت تک کے تمام بنی نوع انسانوں کے لیےتھی۔

☆......حقیقت یہ ہے کہ اسلام دینِ رحمت ہے، اس کا دامنِ محبت و رحمت ساری انسانیت کومحیط ہے۔اسلام نے اپنے ماننے والوں کوسخت تاکید کی ہے کہ وہ دیگر اقوام اور مذاہب والوں کے ساتھ مساوات، ہمدردی، غم خواری و رواداری کا معاملہ کریں، اور اسلامی نظامِ حکومت میں ان کے ساتھ کسی طرح کی زیادتی اور امتیاز کا برتاؤ نہ کریں۔ان کی جان ومال،عزت وآبرو، اموال و جائداد اور انسانی حقوق کی حفاظت کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لاَیَـنْھٰـکُـمُ الـلّٰـہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوھُمْ وَتُقْسِطُوا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِینَ﴾ [الممتحنة:8]

’’اللہ تمھیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنھوں نے نہ تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور نہ تمھیں تمہارے گھروں سے نکالا کہ تم ان سے نیک سلوک کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔‘‘

پیغمبر کائنات ﷺ کا اہلِ کتاب سے حسنِ معاملہ

①......پیغمبر رحمت ﷺ کا اہل کتاب سے حسنِ معاشرت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا، اُس نے اس انداز سے سلام کہا: (اَلسَّامُ عَلَیْكَ)’’تم پرموت واقع ہو۔‘‘ لیکن رسول اللہ ﷺ نے سن کر یوں جواب دیا:((وَعَلَیْكَ)) ’’اورتم پربھی۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے کہا: کیا تم جانتے ہو جو اس نے کہا: صحابہ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ، إِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ أَھْلُ الکِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَیْکُمْ))

’’نہیں، جب اہل کتاب تم پر سلام کہیں تو تم ان کے جواب یوں کہو: اورتم پربھی۔‘‘

صحیح البخاری:6926

☆......ایک دوسری روایت یوں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند یہودی لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمادی، جس پر انھوں نے آکر اس انداز سے سلام کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((السَّامُ عَلَيْكَ)) ''تم پر موت ہو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سن کر غصہ سے یوں جواب دیا: ((بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ))

''بلکہ تم پر موت اور لعنت واقع ہو۔''

لیکن رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ ، إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ))

''اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

صحيح البخاری:6727

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم نرمی سے کام لو، لعن وطعن کرنے اور برے اخلاق سے پیش آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس روایت میں واضح ہے کہ آپ ﷺ یہود کی بد دعا سننے کے بعد بھی حسن سلوک سے پیش آئے۔

☆...... سلام چونکہ روزمرہ زندگی میں کثرت سے پیش آتا ہے اور اس پر بندہ ہر بار کان لگا کر غور سے نہیں سن پاتا، لہٰذا اہل کتاب اور کفار کے سلام کے جواب میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ صرف وعلیکم کہا جائے۔

☆...... سلام ایک سلامتی وامن کی دعا اور دنیا بھر میں مسلمانوں کا شعار بھی ہے، لہٰذا جو مسلمان سلام کہے گا اس کو جواباً سلامتی کی دعا دی جائے گی اور یہی اسلام کی امتیازی شان اور حکمت بالغہ ہے۔

②...... مجلس نبوی ﷺ میں یہود کی گستاخی پر قرآن کی تنبیہ:

مسلمانوں کی تعداد، اسلام کی عظمت و رفعت اور نبی محترم ﷺ کے احترام و اکرام میں روز افزوں اضافہ دیکھ کر یہودی اپنے دلوں میں کڑھتے اور جلتے رہتے اور اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

یہودی نبی کریم ﷺ کی مجلس میں آتے تو آپ کی گفتگو کے دوران ''رَاعِنَا'' کا لفظ ذرا کھینچ کر ادا کرتے، یعنی یوں کہتے ''رَاعِينَا'' جس کے معانی بنتے ہیں: احمق، اجڈ اور چرواہا۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے کہ ہم آپ کی بات کو سمجھ نہیں سکے۔

مسلمان بھی آپ کی خدمت میں ''رَاعِنَا'' عرض کرتے لیکن دونوں کی ادائیگی اور نیت میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔ صحابہ کا مقصد یہ تھا کہ رسول کریم ﷺ تھوڑا سا توقف فرمائیں تاکہ آپ کا ارشاد سمجھنے میں آسانی ہو۔

یہودی گستاخی کے انداز میں بولتے اور بعد ازاں اپنی مجلسوں میں مسلمانوں کا مذاق اڑاتے کہ دیکھو ان کا نبی اور یہ لوگ کس قدر نادان ہیں کہ انہیں اس لفظ کا مفہوم سمجھ نہیں آتا۔ اس موقع پر قرآن مجید نازل ہوا کہ اے مسلمانو! اب کے بعد اس ذو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معنیٰ لفظ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دو۔اس کی بجائے ''اُنْظُرْنَا'' کا لفظ استعمال کیا کرو، جس کا معنیٰ ہے اے اللہ کے رسول! ہماری طرف نظر التفات فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ [البقرۃ:104]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم 'رَاعِنَا' (ہماری رعایت کر) مت کہو اور 'اُنْظُرْنَا' (ہماری طرف دیکھ) کہو اور سنو۔ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

اسی مضمون قرآن مجید میں دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا ہے:

﴿مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِھِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِ﴾ [النساء:46]

''وہ لوگ جو یہودی بن گئے، ان میں سے کچھ لوگ بات کو اس کی جگہوں سے پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ (ہم نے سنا اور نہیں مانا) اور (سن اس حال میں کہ تجھے نہ سنایا جائے) اور (ہماری رعایت کر) (یہ الفاظ) اپنی زبانوں کو پیچ دیتے ہوئے اور دین میں طعن کرتے ہوئے (کہتے ہیں)۔''

③...... جان بوجھ کر چھینک مارنے پر یہود کو ہدایت کی دعا:

کافروں کی ہدایت کے لیے دعا کرنا اور اسلام قبول کرنے کے لیے دعوت دینا ایک مسلمان کا فریضہ ہے، لیکن اگر کوئی اپنے کفر و شرک پر باقی رہے اور اُسی حالت میں مر جائے تو پھر اس کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا کرنا جائز نہیں۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((کَانَ الْیَھُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ یَقُوْلَ لَھُمْ: یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ، فَکَانَ یَقُوْلُ: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ، وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ))

''یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس جان بوجھ کر چھینک مارتے اور امید رکھتے کہ آپ ﷺ انھیں جواب میں کہیں گے: اللہ تم پر رحم کرے، لیکن آپ ﷺ انھیں یوں کہتے: اللہ تمھیں ہدایت دے اور تمہارے معاملات کی اصلاح فرمائے۔''

[صحیح] سنن ابو داود:5038۔ صحیح الادب المفرد، ح:940

④...... یہود کا جادو اور پیغمبر رحمت ﷺ کا حسن سلوک:

رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ سے واپس تشریف لائے تو محرم کا مہینہ شروع ہو چکا تھا، ابھی تک مدینہ میں یہودیوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کچھ روساء مقیم تھے، وہ مل کر لبید بن اعصم منافق کے پاس آئے، جو بنوزُریق یہودیوں کے حلیف قبیلے سے تعلق رکھتا تھا، اِسے جادوگری کا فن خوب معلوم تھا، یہود نے اُسے لالچ دے کر کہا: ہم محمد ﷺ پر کئی بار جادو آزما چکے ہیں، لیکن ہمارا جادو ہر بار ناکام رہا، انھوں نے ہمارے بہت سارے لوگوں کو جلاء وطن کر دیا اور موت کی نیند سلا دیا ہے اور وہ ہمارے دین کے مخالف ہیں۔

چنانچہ یہودیوں نے لبید بن اعصم کو تین دینار کی پیشکش کی۔ لبید بن اعصم رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا، اُس نے آپ کے بال حاصل کر لیے، ان بالوں پر کئی گرہیں لگا کر تھوک دیا، پھر اِسے نر کھجور کر شگوفے میں رکھ دیا، پھر اِسے ایک کنویں میں پتھر کے نیچے دبا دیا۔

المستدرك للحاكم: 4/360

رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنوزریق کے ایک یہودی آدمی لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا اور اس کا اثر آپ پر اس انداز سے ہوا:

((حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ))

''نبی کریم ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کرلیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔''

صحيح البخاري:5763

☆......جادو کا اثر رسول اللہ ﷺ کے ظاہری اعضاء اور مزاج پر ہوا تھا، لیکن آپ کے دل و دماغ اور سوجھ بوجھ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ وحی اور دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جادو کے عمل سے بالکل متاثر نہیں ہوا۔ اس دوران آپ ﷺ مسلسل لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے کوئی بات ارشاد فرمائی ہو اور وہ پوری نہ ہوئی ہو۔

جادو کی حقیقت کھل گئی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن یا رات نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور مسلسل دعا کرتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا، اُس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو فرشتے آئے۔ ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا: ان صاحب کو کیا مرض ہے؟ دوسرے نے کہا: ان پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھے اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں۔اس نے سوال کیا کہ یہ جادو ہے کہاں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ زروان کے کنویں میں۔

پھر نبی کریم ﷺ اس کنویں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو فرمایا:

((كَأَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الحِنَّاءِ، أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ))

"عائشہ! اس کا پانی ایسا (سرخ) تھا جیسے مہندی کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر (اوپر کا حصہ) شیطان کے سروں کی طرح تھے۔"

صحیح البخاری:5763

جانی دشمن کو معاف کر دیا:

لبید بن اعصم نے جادو کا سارا عمل نہایت خفیہ رکھا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس شیطانی عمل سے مطلع فرما دیا۔لبید بن اعصم کے بے نقاب ہونے اور یہودیوں کی سازش کا بھانڈا پھوٹ جانے کے بعد اب سوال یہ تھا کہ اس گھناؤنے جرم کی سزا کیا دی جائے؟

یقیناً جس نے کائنات کے محسن اور تمام انبیاء ورسل کے سردار پر جادو کر کے بھیانک قدم اٹھایا، تو اس کی کم از کم سزا یہ ہونی چاہیے تھی کہ اُسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی: اگر آپ اس منافق کے قتل کرنے کا حکم صادر فرما دیں؟ تو قربان جائیں رحمۃ للعالمین کے اخلاق عالیہ پر! آپ نے جواب دیا:

((قَدْ عَافَانِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا وَرَاءَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ أَشَدُّ))

"مجھے اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا فرمادی ہے، اور اس مرنے کے بعد اس کے لیے اللہ کا عذاب ہے، وہ زیادہ سخت ہے۔"

دلائل النبوۃ للامام البیہقی: 94/7۔السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی: 2761

⑤......یہود کے رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ ناکام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر فتح ہونے کے بعد ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری تحفہ میں بھیجی، جو زہر آلود تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے ایک لقمہ منہ میں ڈالا اور پھر فوراً اگل دیا اور باقی صحابہ سے فرمایا:

((ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ))

"اپنے ہاتھ روک لو، اس (گوشت) نے مجھے بتایا ہے کہ وہ زہر آلود ہے۔"

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ ﷺ نے اس یہودی عورت کو بلا کر فرمایا: ((مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِی صَنَعْتِ؟))

''ایسا کرنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟''

اُس نے جواب دیا: اگر آپ سچے نبی ہیں تو جو میں نے کیا ہے وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، اور اگر آپ بادشاہ ہیں تو میں نے لوگوں کو آپ سے نجات دلا دی۔

☆......صحیح مسلم کی روایت میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس عورت سے کہا:

((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰی ذَاكِ))

''اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر مسلط نہیں کرے گا۔''

یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: کیا ہم اس عورت کو قتل نہ کر دیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا)) ''نہیں۔''

صحیح مسلم:2190

☆......پھر سیدنا بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ زہر آلود گوشت کھانے کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اُسے قصاص میں قتل کر دیا گیا۔

☆...... رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس تکلیف کے بارے میں فرمایا:

((مَازِلْتُ أَجِدُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِی أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ قَطَعَتْ أَبْهَرِی))

''میں برابر خیبر کے اس (زہر آلود) کھانے کے اثر کو محسوس کرتا رہا یہاں تک کہ اب وہ وقت آ گیا کہ اس نے میری شہ رگ کاٹ دی ہے۔''

[صحیح] سنن ابو داود:4512

⑥......رسول اللہ ﷺ کو زہر دینے میں بستی کے سبھی یہودی شریک تھے:

صحیح البخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب خیبر فتح ہوا تو نبی ﷺ کو ایک زہر آلود بکری کا گوشت ہدیہ کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اجْمَعُوا لِی مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الیَهُودِ))

''یہاں جتنے بھی یہودی ہیں انہیں میرے پاس لاؤ تو وہ جمع ہو گئے۔'' اور نبی ﷺ نے انہیں فرمایا:

اگر میں تمہیں ایک چیز کے بارہ میں سوال کروں تو کیا تم میرے ساتھ سچ بولو گے؟

انہوں نے جواب دیا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ جَعَلْتُمْ فِی هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟“

انہوں نے جواب میں کہا: جی ہاں، تو نبی اکرام ﷺ نے فرمایا: ((مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ))

”تم نے ایسا کام کیوں کیا؟“

تو ان کا جواب تھا:

((أَرَدْنَا: إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ))

”ہم نے چاہا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے راحت مل جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔“

صحيح البخاری:5777

فائدہ:

وہ عورت یہودی سردار سلام ابن مشکم کی بیوی تھی، جس کا نام زینب بنت حارث تھا۔ روایات سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے اسے شروع میں تو قتل نہیں کروایا، لیکن جب اس زہر آلود گوشت کے کھانے سے سیدنا بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی، تو اسے بطور قصاص قتل کیا گیا۔

⑦......بنونظیر یہودیوں کی نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کی سازش:

جنگِ بدر کے بعد مشرکین مکہ نے یہودیوں کو قتل کی دھمکی پر مشتمل خط لکھا، جس کے بعد کہ بنونظیر نے غداری کی نیت سے نبی ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس صحابہ لے کر آئیں اور ہم بھی اپنے تیس عالموں کے ساتھ فلاں جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں، وہ عالم آپ کی بات سنیں گے، اگر تو وہ آپ کی تصدیق کریں اور ایمان لے آئیں تو ہم سب بھی آپ پر ایمان قبول کر لیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کو ان کی غداری کا علم ہوگیا تو آپ نے صحابہ سمیت بنونظیر کا محاصرہ کر کے فرمایا:

((إِنَّكُمْ وَاللّٰهِ لَا تَأْمَنُوْنَ عِنْدِيْ إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُوْنِيْ عَلَيْهِ))

”اللہ کی قسم ہمیں تم پر اس وقت تک اطمینان نہ ہوگا جب تک کہ تم ہم سے معاہدہ نہ کر لو گے۔“

پھر آپ ﷺ نے بنوقریظہ کی طرف گئے اور ان سے کہا: تم ہم سے معاہدہ کرلو، انھوں نے آپ کے دشمنوں کی حمایت نہ کرنے کا معاہدہ کر لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دوسرے دن بنونظیر کا محاصرہ کیا، وہ لڑائی پر اتر آئے، پھر وہ جلاء وطن ہونے پر راضی ہو گئے، ان کے باغات اور زمین مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی، جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [الحشر:6]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اور جو (مال) اللہ نے ان سے اپنے رسول پر لوٹایا تو تم نے اس پر نہ کوئی گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ اور لیکن اللہ اپنے رسولوں کو مسلط کر دیتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

[صحیح الاسناد] سنن ابو داود:3004

فائدہ:

مالِ فئی جنگ کیے بغیر حاصل ہوتا ہے اور اس کا حکم مالِ غنیمت کی طرح نہیں، اور اس کی تقسیم کا اختیار رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوتا ہے، لہٰذا آپ ﷺ نے اس مال کو رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں میں تقسیم فرما دیا۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی مذہبی رواداری اور اہلِ کتاب سے حسن سلوک

رسول اللہ ﷺ کا ہجرتِ مدینہ کے بعد براہ راست یہود سے واسطہ پڑا، آپ نے باقی قوموں کی نسبت انھیں ترجیح دی، ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا اور اسلام کے زیادہ قریب جانا، کیونکہ دیگر مذاہب کی نسبت ان کے اسلام قبول کرنے کی توقع زیادہ تھی اور یہ آسمانی شریعت کو ماننے والے بھی تھے۔

①......میثاقِ مدینہ، مذہبی رواداری کی اساس:

ہجرتِ مدینہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے یہود کے ساتھ ''میثاقِ مدینہ'' کے نام سے ایک معاہدہ کیا، جو غیر مسلم رعایا کے ساتھ پیغمبر اسلام کا پہلا معاہدہ تھا۔ اس معاہدے کی بدولت غیر مسلم اور مختلف المذاہب اقوام کے حقوق وفرائض کے اصول وضوابط متعین ہوگئے، جو رہتی دنیا کے لیے ایک قابل فخر مثال بن گیا۔

میثاقِ مدینہ کی دفعات:

①......یہود کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی اور ان کے مذہبی امور میں کوئی دخل اندازی نہیں کی جائے گی۔

②......یہود اور مسلمان باہم دوستانہ برتاؤ روا رکھیں گے۔

③......یہود یا مسلمانوں میں سے کسی کو لڑائی کی نوبت پیش آئے گی، تو دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

④......کسی دشمن سے ایک فریق صلح کرے گا تو دوسرے کی بھی صلح ہوگی، لیکن مذہبی لڑائی اس سے مستثنیٰ ہے۔

⑤......مدینہ کی ریاست پر حملے کی صورت دونوں فریق مل کر مقابلہ کریں گے۔

⑥......خون بہا اور فدیہ کا جو طریقہ پہلے سے رائج ہے، وہی بدستور جاری ہوگا۔

⑦......یہود اور انصار میں کوئی اختلاف ہوا تو انصاف کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ یعنی فیصلہ کرنے کی اتھارٹی رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوگی۔

⑧......دونوں میں سے جو فرد بھی اس قرارداد سے منحرف ہوگا، تو دوسرا فریق اس باغی پر قابو پانے میں پہلے فریق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کا ممد ومعاون ہوگا۔

☆......اس معاہدہ میں ایک شق بار بار ذکر کی گئی کہ آخری فیصلہ کرنے کی اتھارٹی رسول اللہ ﷺ کو ہوگی۔

☆...... یہود کے ساتھ یہ معاہدہ مذہبی رواداری، آزادی رائے اوران کے حقوق پر مشتمل سلامتی اور امن کا ہر جوہر اپنے اندر لیے ہوئے ہے، دنیا جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

②......خیبر میں ایک صحابی کا قتل اور نبی کریم ﷺ کا فیصلہ:

سیدنا سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن سہل اور سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہما دونوں تنگ دستی کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے کسی وجہ سے الگ ہو گئے، پھر سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے کنویں میں پھینک دیا گیا ہے، سیدنا محیصہ یہودیوں کے پاس آ کر کہنے لگے: اللہ کی قسم تم لوگوں نے اسے قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا، پھر سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ عبداللہ کے رشتہ داروں کے پاس آئے، انھیں ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کی، اور آپ ﷺ نے اس معاملہ میں یہود کو لکھا:

((إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ))

''یہودی تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں ورنہ لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں۔''

یہودیوں نے جواب دیا: ہم نے اس کا قتل نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے ورثاء سے فرمایا:

((أَتَحْلِفُونَ ، وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟))

''تم قسم اٹھاتے ہو (یہودیوں نے اس کا قتل کیا ہے) تاکہ تم اپنے ساتھی کے خون کا بدلہ لے سکو؟''

انھوں نے قسم اٹھانے سے بھی انکار کر دیا کہ ہم نے قتل کرتے ہوئے دیکھا نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہودی قتل نہ کرنے کی قسم اٹھا دیں؟ لیکن انھوں نے کہا: وہ مسلمان نہیں اور ان کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے خون بہا کی دیت کر دی۔

((فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ))

''رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے ایک سو اونٹ خون بہا کی دیت کر دی۔''

صحیح البخاری:7192

......اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کا یہود سے حسن سلوک:

خیبر فتح ہونے کے بعد بھی یہودیوں کو داخلی طور پر خود مختاری حاصل رہی، کیونکہ وہاں رسول اللہ ﷺ نے کوئی گورنر مقرر نہیں فرمایا تھا۔ اگر نبی کریم ﷺ چاہتے تو یہودِ خیبر کو اس قتل کا ذمہ دار ٹھہرا کر ان پر چڑھائی کر دیتے، کیونکہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جائے وقوعہ پر صرف یہودی لوگ آباد تھے، پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے یہود کے قسم کھانے کی بات پر ان سے حسن سلوک کا معاملہ کیا اور خود اپنی طرف سے بیت المال سے دیت ادا کر کے یہود پر زبردستی نہیں فرمائی۔

③......وفد نجران کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا حسن معاملہ:

نجران مکہ معظّمہ سے یمن کی طرف سات منزل پر ایک چھوٹی سی ریاست تھی۔ یہ عرب میں عیسائیت کا سب سے بڑا مرکز تھی۔ نجران کا علاقہ نہایت سر سبز اور اس کے باشندے جو عیسائی عرب تھے، صنعت وحرفت اور تجارت کی بدولت بڑے خوشحال تھے۔

رسول اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک نامہ مبارک بھیجا جس میں انہیں اسلام کی دعوت دی گئی، انھوں نے اسلام تو قبول نہ کیا، البتہ ساٹھ آدمیوں کا ایک وفد تحقیق احوال کی غرض سے مدینہ منورہ بھیجا۔

اس وفد میں بڑے معززین اور شرفاء شامل تھے۔ ان لوگوں نے خاصی مدت مدینہ منورہ قیام کیا، اس دوران رسول اللہ ﷺ انھیں حق کی طرف بلاتے رہے اور ان کے مختلف سوالوں کا جواب بذریعہ وحی دیتے رہے۔

ایک دن حضور نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم تو پہلے سے مسلمان ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
''تم لوگ صلیب کے پجاری ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہو، حالانکہ ان کی حالت اللہ کے نزدیک آدم علیہ السلام جیسی تھی اور وہ بھی ان کی طرح مٹی سے پیدا کئے گئے، پھر وہ خدا کس طرح ہو گئے؟۔ وفد نجران نے کوئی بات نہ مانی اور برابر کٹ حجتیاں کرتے رہے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾

[آلِ عمران:61]

''پھر جو شخص آپ سے اس کے بارے میں جھگڑا کرے، اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آ چکا تو آپ کہہ دیں آؤ! ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو بلا لیں اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بھی اور اپنے آپ کو اور تمہیں بھی، پھر گڑ گڑا کر دعا کریں، پس جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔''

اہل نجران مباہلہ سے ڈر گئے اور جزیہ دینا منظور کر لیا:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کے دو آدمی عاقب اور السید، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا ارادہ مباہلہ کرنے کا تھا مگر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ سے مباہلہ نہ کرو، کیونکہ اگر آپ اللہ کے نبی ہیں اور ہم نے آپ سے مباہلہ کر لیا تو نہ ہم بچیں گے اور نہ ہماری آئندہ نسل بچے گی۔
دونوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ نے جو فرمایا ہے وہ ہم آپ کو دے دیں گے، آپ ہمارے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کسی امین آدمی کو بھیج دیں، کسی اور کو نہیں صرف کسی امانت دار ہی کو بھیجیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِى عَلَيْكُمْ ، يَعْنِى أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ))

''یقیناً میں تمہارے ساتھ ایک سچے اور پکے امانت دار شخص کو بھیجوں گا۔''

...... یہ سن کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو شوق ہوا لیکن آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

صحيح البخاري:3745

آپ ﷺ نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح کو کھڑا ہونے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((هٰذَا أَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ))

''یہ اس امت کا امین ہے۔''

صحيح البخاري:4380

④......رسول اللہ ﷺ کا یہودی بچے کی عیادت کرنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔تو رسول اللہ ﷺ اس کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا:

((اَسْلِمْ)) کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، جب کہ باپ وہی موجود تھا، تو باپ نے کہا:

((أَطِعْ أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَسْلَمَ))

''(کیا مضائقہ ہے) ابوالقاسم ﷺ جو کچھ کہتے ہیں تم اِسے مان لو۔ چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا۔''

جب نبی کریم ﷺ باہر نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ))

''تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے اس بچے کو جہنم سے بچا لیا۔''

صحيح البخاري: 1356

فائدہ:

اس واقعہ سے یہودیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا حسن سلوک ظاہر ہوتا ہے، کہ آپ کس درجہ رحم دل تھے اور تمام لوگوں کے ساتھ مشفق ومہربان تھے۔ شر سے بچانے اور خیر کی دعوت دینے کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ حتیٰ کہ یہودی بچے کی عیادت کے لیے اس کے گھر چلے گئے، لیکن یہودی مکر وفریب اور رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش، کھانے میں زہر ملانے اور جادو کرنے کی حد تک کوئی لمحہ فروگزاشت نہ کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے اہل کتاب بادشاہوں کے نام خطوط

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غزوہ خندق کے بعد رسول اللہ ﷺ نے قسطنطنیہ، مصر اور حبش کے عیسائی حکمرانوں کے نام جو اسلام کی دعوت قبول کرنے کے خط لکھے، اس میں کہیں یہ مذکور نہیں کہ عیسائی غلط ہے، تم اسے چھوڑ کر اسلام قبول کرلو۔ بلکہ اس کے آغاز میں قرآن مجید کی آیت لکھی:

﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [اٰل عمران:64]

”اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ بیشک ہم فرماں بردار ہیں۔“

①......رسول اللہ ﷺ کے خطوط کا عمومی وصف:

1......جو خطوط رسول اللہ ﷺ نے امراء، حاکموں اور گورنروں کو لکھے، وہ سب بسم اللہ سے شروع ہوتے ہیں۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے تحریر کا آغاز کرنا مسنون عمل ہے۔

2......اس آیت کریمہ میں مذاہب عالم کو دعوت دی گئی ہے کہ تم اپنے اصلی دین اور مذہب کی طرف رجوع کرو۔

3......توحید باری تعالیٰ، قیامت کے دن پر یقین اور عمل صالح کی بنیاد پر نجات کی بنیادی باتوں کو پہلے تسلیم کرو۔

4......ایرانی کسریٰ خسرو پرویز کو لکھے خط میں یہ مذکورہ سورۃ اٰل عمران کی آیت کریمہ بھی نہیں، کیونکہ آیت میں اہل کتاب سے خطاب ہے۔ جب کہ کسریٰ اور اس کی قوم سورج اور آگ کی پوجا کرتے تھے اور دو خداؤں کا نظریہ رکھتے تھے۔

یہ لوگ نبوت اور آسمانی شریعت سے بالکل نابلد تھے، تو اس میں رسول اللہ ﷺ نے یہ عبارت تحریر کروائی:

((فَاِنِّيْ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ كَافَّةً لِّاُنْذِرَكُمْ مَنْ كَانَ حَيًّا))

”میں تمام لوگوں کی طرف اللہ کا پیغام رساں ہوں، تاکہ جو زندہ ہیں، انھیں ڈراؤں۔“

سیرت انسائیکلوپیڈیا، دارالسلام: 313/8

غیر مسلم ذمیوں کے متعلق پیغمبر رحمت ﷺ کے فرامین عالیہ

شریعتِ اسلامیہ میں غیر مسلموں کو بہت سے حقوق دیے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے جان و مال کا تحفظ، امن وامان اور ان کی تکریم کی ہدایات دی گئی ہیں۔ لیکن کسی غیر مسلم سے دلی دوستی، مشرک یا مشرکہ سے نکاح، مرنے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کی ممانعت، یا اُنہیں مسلم سلطنت میں اپنے غلط عقائد کی دعوت دینے کی ہرگز بھی اجازت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نہیں۔

②......ذمیوں کے حقوق اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین عالیہ:

مسلمانوں کے ساتھ رہنے والے ذمی / معاہد (غیر مسلم) کو قتل کرنا اور ان کو نقصان پہنچانا سنگین گناہ ہے۔

☆......سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلا يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا))

''جس نے کسی ایسے ذمی کو قتل کر دیا جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے پناہ دے رکھی ہو، تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه:2687

کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا ، أَوِ انْتَقَصَهُ ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ ، فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''خبردار! جس کسی نے کسی عہد والے (ذمی) پر ظلم کیا یا اس کی تنقیص کی (اس کے حق میں کمی کی) یا اس کی ہمت سے بڑھ کے اسے کسی بات کا مکلّف کیا یا اس کی دلی رضا مندی کے بغیر کوئی چیز لی تو قیامت کے روز میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔''

[صحیح] سنن ابو داود:3052

☆......سیدنا عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں مخاطب ہوتے فرمایا:

((وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ))

''میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ (ذمی غیر مسلموں کے بارے میں) اس ذمہ داری کو پورا کرے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذمہ داری ہے، یعنی ان کے عہد و پیمان کو پورا کیا جائے اور ان کے علاوہ دشمن سے لڑا جائے اور طاقت سے زیادہ ان ذمیوں پر کوئی بوجھ نہ ڈالا جائے۔''

صحیح البخاری:1392

☆......صحابی سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اپنے خادم کو یہودی ہمسایہ کے گھر گوشت پہنچانے کی تاکید فرماتے۔

((أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ؟))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’وہ اپنے خادم سے کہتے کیا تم نے ہمارے ہمسائے کے گھر گوشت بھیجا؟ ان سے حیرانی سے پوچھا گیا: کیا آپ ہمارے یہودی ہمسائے کے گھر گوشت بھجوائیں گے؟ تو انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

’’جبریل مجھے پڑوسی کے متعلق مسلسل وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ پڑوسی کو وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔‘‘

[صحیح] سنن الترمذی:1943

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

خلاصہ جمعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ [اٰل عمران:118]

پیغمبر کائنات ﷺ کا اہلِ کتاب سے حسنِ معاملہ

①......پیغمبر رحمت ﷺ کا اہل کتاب سے حسنِ معاشرت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا، اُس نے اس انداز سے سلام کہا: (السَّامُ عَلَيْكَ) ’’تم پر موت واقع ہو۔‘‘ لیکن رسول اللہ ﷺ نے سن کر یوں جواب دیا: ((وَعَلَيْكَ)) ’’اور تم پر بھی۔‘‘ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے کہا: کیا تم جانتے ہو جو اس نے کہا: صحابہ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((لاَ، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ))

صحیح البخاری:6926

☆......ایک دوسری روایت یوں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند یہودی لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرما دی، جس پر انھوں نے آ کر اس انداز سے سلام کہا:

((السَّامُ عَلَيْكَ))''تم پر موت ہو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سن کر غصہ سے یوں جواب دیا: ((بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ))

لیکن رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ))

صحیح البخاری:6727

②......مجلس نبوی ﷺ میں یہود کی گستاخی پر قرآن کی تنبیہ:

یہودی نبی کریم ﷺ کی مجلس میں آتے تو آپ کی گفتگو کے دوران ''رَاعِنَا'' کا لفظ ذرا کھینچ کر ادا کرتے، یعنی یوں کہتے ''رَاعِيْنَا''، جس کے معانی بنتے ہیں: احمق، اجڈ اور چرواہا۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے کہ ہم آپ کی بات کو سمجھ نہیں سکے۔ مسلمان بھی آپ کی خدمت میں ''رَاعِنَا'' عرض کرتے لیکن دونوں کی ادائیگی اور نیت میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ صحابہ کا مقصد یہ تھا کہ رسول کریم ﷺ تھوڑا سا توقف فرمائیں تا کہ آپ کا ارشاد سمجھنے میں آسانی ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [البقرۃ:104]

اسی مضمون قرآن مجید میں دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا ہے:

﴿مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي الدِّيْنِ﴾ [النساء:46]

③......جان بوجھ کر چھینک مارنے پر یہود کو ہدایت کی دعا:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَكَانَ يَقُولُ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ))

[صحیح] سنن ابوداود:5038۔ صحیح الادب المفرد، ح:940

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......یہود کا جادو اور پیغمبر رحمت ﷺ کا حسن سلوک:

یہودیوں نے لبید بن اعصم کو تین دینار کی پیشکش کی۔لبید بن اعصم رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا، اُس نے آپ کے بال حاصل کر لیے، ان بالوں پر کئی گرہیں لگا کر تھوک دیا، پھر اِسے نر کھجور کر شگوفے میں رکھ دیا، پھر اِسے ایک کنویں میں پتھر کے نیچے دبا دیا۔

المستدرك للحاكم: 360/4

رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو زریق کے ایک یہودی آدمی لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا اور اس کا اثر آپ پر اس انداز سے ہوا:

((حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ))

صحیح البخاری:5763

پھر نبی کریم ﷺ اس کنویں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو فرمایا:

((كَأَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ))

صحیح البخاری:5763

جانی دشمن کو معاف کر دیا:

یقیناً جس نے کائنات کے محسن اور تمام انبیاء ورسل کے سردار پر جادو کر کے بھیانک قدم اٹھایا، تو اس کی کم از کم سزا یہ ہونی چاہیے تھی کہ اُسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی: اگر آپ اس منافق کے قتل کرنے کا حکم صادر فرما دیں؟ تو قربان جائیں رحمۃ للعالمین کے اخلاق عالیہ پر! آپ نے جواب دیا:

((قَدْ عَافَانِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا وَرَاءَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ أَشَدُّ))

دلائل النبوۃ للامام البیہقی: 94/7۔السلسلة الصحیحة للالبانی: 2761

⑤......یہود کے رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے کا منصوبہ ناکام:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر فتح ہونے کے بعد ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو ایک بھنی ہوئی بکری تحفہ میں بھیجی، جو زہر آلود تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے ایک لقمہ منہ میں ڈالا اور پھر فوراً اگل دیا اور باقی صحابہ سے فرمایا:

((ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ ﷺ نے اس یہودی عورت کو بلا کر فرمایا: ((مَا حَمَلَكِ عَلَى الَّذِي صَنَعْتِ؟))

اُس نے جواب دیا: اگر آپ سچے نبی ہیں تو جو میں نے کیا ہے وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا، اور اگر آپ بادشاہ ہیں تو میں نے لوگوں کو آپ سے نجات دلا دی۔

☆......صحیح مسلم کی روایت میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس عورت سے کہا:

((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ))

یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: کیا ہم اس عورت کو قتل نہ کر دیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا)) "نہیں۔"

صحیح مسلم:2190

☆......پھر سیدنا بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ زہر آلود گوشت کھانے کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اُسے قصاص میں قتل کر دیا گیا۔

☆ ......رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس تکلیف کے بارے میں فرمایا:

((مَازِلْتُ أَجِدُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ قَطَعَتْ أَبْهَرِي))

[صحیح] سنن ابو داود:4512

⑥......رسول اللہ ﷺ کو زہر دینے میں بستی کے سبھی یہودی شریک تھے:

صحیح البخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب خیبر فتح ہوا تو نبی ﷺ کو ایک زہر آلود بکری کا گوشت ہدیہ کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنَ الْيَهُودِ))

اور نبی ﷺ نے انہیں فرمایا:

اگر میں تمہیں ایک چیز کے بارہ میں سوال کروں تو کیا تم میرے ساتھ سچ بولو گے؟

انہوں نے جواب دیا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟))

انہوں نے جواب میں کہا: جی ہاں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ))

تو ان کا جواب تھا:

((أَرَدْنَا: إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ))

صحیح البخاری:5777

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

⑦......بنونظیر یہودیوں کی نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کی سازش:

رسول اللہ ﷺ کو ان کی غداری کا علم ہوگیا تو آپ نے صحابہ سمیت بنونظیر کا محاصرہ کرکے فرمایا:

((إِنَّكُمْ وَاللّٰهِ لَا تَأْمَنُوْنَ عِنْدِيْ إِلَّا بِعَهْدٍ تُعَاهِدُوْنِيْ عَلَيْهِ))

پھر آپ ﷺ نے بنوقریظہ کی طرف گئے اور ان سے کہا: تم ہم سے معاہدہ کرلو، انھوں نے آپ کے دشمنوں کی حمایت نہ کرنے کا معاہدہ کرلیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دوسرے دن بنونظیر کا محاصرہ کیا، وہ لڑائی پر اتر آئے، پھر وہ جلاء وطن ہونے پر راضی ہوگئے، ان کے باغات اور زمین مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی، جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [الحشر:6]

[صحیح الاسناد] سنن ابوداود:3004

پیغمبر اسلام ﷺ کی مذہبی رواداری اور اہلِ کتاب سے حسن سلوک

①......میثاقِ مدینہ، مذہبی رواداری کی اساس:

میثاقِ مدینہ کی دفعات:

①......یہود کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی اور ان کے مذہبی امور میں کوئی دخل اندازی نہیں کی جائے گی۔

②......یہود اور مسلمان باہم دوستانہ برتاؤ روا رکھیں گے۔

③......یہود یا مسلمانوں میں سے کسی کو لڑائی کی نوبت پیش آئے گی، تو دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

④......کسی دشمن سے ایک فریق صلح کرے گا تو دوسرے کی بھی صلح ہوگی، لیکن مذہبی لڑائی اس سے مستثنیٰ ہے۔

⑤......مدینہ کی ریاست پر حملے کی صورت دونوں فریق مل کر مقابلہ کریں گے۔

⑥......خون بہا اور فدیہ کا جو طریقہ پہلے سے رائج ہے، وہی بدستور جاری ہوگا۔

⑦......یہود اور انصار میں کوئی اختلاف ہوا تو انصاف کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔یعنی فیصلہ کرنے کی اتھارٹی رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوگی۔

⑧......دونوں میں سے جو فرد بھی اس قرارداد سے منحرف ہوگا، تو دوسرا فریق اس باغی پر قابو پانے میں پہلے فریق کا مدد ومعاون ہوگا۔

②......خیبر میں ایک صحابی کا قتل اور نبی کریم ﷺ کا فیصلہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن سہل اور سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہما دونوں تنگ دستی کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے کسی وجہ سے الگ ہو گئے، پھر سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے کنویں میں پھینک دیا گیا ہے، سیدنا محیصہ یہودیوں کے پاس آ کر کہنے لگے: اللہ کی قسم تم لوگوں نے اسے قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا، پھر سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہ عبداللہ کے رشتہ داروں کے پاس آئے، انھیں ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کی، اور آپ ﷺ نے اس معاملہ میں یہود کو لکھا:

((إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ))

یہودیوں نے جواب دیا: ہم نے اس کا قتل نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے ورثاء سے فرمایا:

((أَتَحْلِفُونَ ، وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟))

انھوں نے قسم اٹھانے سے بھی انکار کر دیا کہ ہم نے قتل کرتے ہوئے دیکھا نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہودی قتل نہ کرنے کی قسم اٹھا دیں؟ لیکن انھوں نے کہا: وہ مسلمان نہیں اور ان کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے خون بہا کی دیت کر دی۔

((فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ))

صحيح البخاری:7192

③......وفد نجران کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا حسن معاملہ:

رسول اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایک نامہ مبارک بھیجا جس میں انہیں اسلام کی دعوت دی گئی، انھوں نے اسلام تو قبول نہ کیا، البتہ ساٹھ آدمیوں کا ایک وفد تحقیق احوال کی غرض سے مدینہ منورہ بھیجا۔

اس وفد میں بڑے معززین اور شرفاء شامل تھے۔ ان لوگوں نے خاصی مدت مدینہ منورہ قیام کیا، اس دوران رسول اللہ ﷺ انھیں حق کی طرف بلاتے رہے اور ان کے مختلف سوالوں کا جواب بذریعہ وحی دیتے رہے۔

ایک دن حضور نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم تو پہلے سے مسلمان ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ صلیب کے پجاری ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہو، حالانکہ ان کی حالت اللہ کے نزدیک آدم علیہ السلام جیسی تھی اور وہ بھی ان کی طرح مٹی سے پیدا کئے گئے، پھر وہ خدا کس طرح ہو گئے؟۔ وفد نجران نے کی کوئی بات نہ مانی اور برابر کٹ حجتیاں کرتے رہے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾

[آل عمران:61]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اہل نجران مباہلہ سے ڈر گئے اور جزیہ دینا منظور کرلیا:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کے دو آدمی عاقب اور السید، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا ارادہ مباہلہ کرنے کا تھا مگر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ سے مباہلہ نہ کرو، کیونکہ اگر آپ اللہ کے نبی ہیں اور ہم نے آپ سے مباہلہ کرلیا تو نہ ہم بچیں گے اور نہ ہماری آئندہ نسل بچے گی۔

دونوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ نے جو فرمایا ہے وہ ہم آپ کو دے دیں گے، آپ ہمارے ساتھ کسی امین آدمی کو بھیج دیں، کسی اور کو نہیں صرف کسی امانت دار ہی کو بھیجیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ ، يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ))

...... یہ سن کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو شوق ہوا لیکن آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

صحيح البخاری:3745

آپ ﷺ نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح کو کھڑا ہونے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((هٰذَا أَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ))

صحيح البخاری:4380

④......رسول اللہ ﷺ کا یہودی بچے کی عیادت کرنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا:

((اَسْلِمْ)) کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، جب کہ باپ وہی موجود تھا، تو باپ نے کہا:

((أَطِعْ أَبَا القَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَسْلَمَ))

جب نبی کریم ﷺ باہر نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ))

صحيح البخاری: 1356

رسول اللہ ﷺ کے اہل کتاب بادشاہوں کے نام خطوط

﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران:64]

①......رسول اللہ ﷺ کے خطوط کا عمومی وصف:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

1......جو خطوط رسول اللہ ﷺ نے امراء، حاکموں اور گورنروں کو لکھے، وہ سب بسم اللہ سے شروع ہوتے ہیں۔ اس سے عیاں ہوتا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے تحریر کا آغاز کرنا مسنون عمل ہے۔

2......اس آیت کریمہ میں مذاہب عالم کو دعوت دی گئی ہے کہ تم اپنے اصلی دین اور مذہب کی طرف رجوع کرو۔

3......توحید باری تعالیٰ، قیامت کے دن پر یقین اور عمل صالح کی بنیاد پر نجات کی بنیادی باتوں کو پہلے تسلیم کرو۔

4......ایرانی کسریٰ خسرو پرویز کو لکھے خط میں یہ مذکورہ سورۃ آل عمران کی آیت کریمہ بھی نہیں، کیونکہ آیت میں اہل کتاب سے خطاب ہے۔ جب کہ کسریٰ اور اس کی قوم سورج اور آگ کی پوجا کرتے تھے اور دو خداؤں کا نظریہ رکھتے تھے۔

یہ لوگ نبوت اور آسمانی شریعت سے بالکل نابلد تھے، تو اس میں رسول اللہ ﷺ نے یہ عبارت تحریر کروائی:

((فَإِنِّيْ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ كَافَّةً لِّاُنْذِرَكُمْ مَنْ كَانَ حَيًّا))

سیرت انسائیکلوپیڈیا، دارالسلام: 313/8

غیر مسلم ذمیوں کے متعلق پیغمبر رحمت ﷺ کے فرامین عالیہ

②......ذمیوں کے حقوق اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین عالیہ:

مسلمانوں کے ساتھ رہنے والے ذمی / معاہد (غیر مسلم) کو قتل کرنا اور ان کو نقصان پہنچانا سنگین گناہ ہے۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا))

[صحیح] سنن ابن ماجه:2687

کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا ، أَوِ انْتَقَصَهُ ، أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ ، فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[صحیح] سنن ابو داود:3052

☆......سیدنا عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری وصیت میں مخاطب ہوتے فرمایا:

((وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ))

صحیح البخاری:1392

☆......صحابی سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اپنے خادم کو یہودی ہمسایہ کے گھر گوشت پہنچانے کی تاکید فرماتے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا اليَهُودِيِّ؟ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا اليَهُودِيِّ؟))

تو انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

[صحیح] سنن الترمذی:1943

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03424449009
03014843312
03034125519

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211
03017138746

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com